رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۰۹

ہندوستان بھر میں سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو بجالانیوالا اکیلا اخبار

ضوابط

سالانہ عوام سے ... عہ
ہی ...
امتیازی قیمت عہ
ت کے اسمار گرامی و اخبار کے
ں کی فہرست میں لکھے
اس کے علاوہ جو کچھ عنایت
طیہ تصور ہوگا +

موضوعہ

۳۰ جولائی ۱۹۱۸ء

KHILAFAT LIBRARY

مقاصد

۱- اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر بیان کرنا اور دیگر مذاہب پر اسکی حقیقت بیان کرنا۔
۲- آریوں اور عیسائیوں کے حملوں سے اسلام کو بچانا۔
۳- الزامات کی گرد و غبار کو اسلام کے منور چہرہ سے بدلائل عقلی و نقلی دور کرنا۔
۴- حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم کو سکھ صاحبان میں پہنچانا اور انہیں اسلام کی دعوت دینا۔
۵- گورنمنٹ برطانیہ کی خیر خواہی۔

مطابق
۲۳- رمضان ۱۳۳۶ھ

یھدی الله لنوره من یشاء

دارالامان قادیان

۱۶

جلد ۹ | ایڈیٹر شیخ محمد یوسف سابق سوداگر سنگھ و دوان | نمبر ۱۸

خبریں

حضرت صاحب آجکل ڈلہوزی میں تشریف فرما ہیں۔ حضور کی صحت نسبتاً عمدہ ہے۔ خدا کرے حضرت صاحب بہت جلد قادیان تشریف لے آویں

بابو جگن ناتھ کی جگہ بابو اللہ دتا صاحب ڈاکخانہ میں تشریف لائے ہیں۔ بابو صاحب پہلے بھی کافی عرصہ قادیان میں رہ چکے ہیں آپ کا سلوک پبلک سے بہت اچھا رہا ہے۔

ریاست دکن میں جوحرلوں یا دیو داسیوں کا مکروہ رواج تھا۔ جو صریح فسق و فجور تھا۔ یہ بات خوشی سے سنی جائیگی۔ کہ ریاست نے ازراہ ہمدردی عامہ اس بدرسم کو بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکنے کے لئے ایک قانون پاس کیا ہے۔ ریاست کا یہ نیک کام ہر طرح سے قابل ستائش ہے۔

علاقہ پٹھانکوٹ کے گاؤں حاجی پورہ میں ۹۰ اچھوتوں کو آریہ بنایا گیا۔ حالانکہ وہ علاقہ مسلمان زمینداروں کا تھا۔ اگر مسلمان توجہ کرتے تو انہیں اسمیں خاطر خواہ کامیابی کی امید تھی۔

ہمعصر وکیل رقمطراز ہے کہ مصر کے مسلمانوں کا اخلاقی اور مجلسی تنزل قابل رنج ہے۔ وہاں بعض مسلمان لڑکے کا نام کچھ احمد اور لڑکی کا نام وکٹوریہ محمود رکھنے لگ گئے ہیں۔ مگر ہمعصر وکیل کو ذرا ہندوستان میں بھی نظر دوڑا کر دیکھنا چاہیئے۔ کہ علاقہ بھوتانہ میں مسلمان لوگ بڑی خوشی سے اپنے لڑکوں کا نام رام سنگھ اور بھوپ سنگھ رکھتے ہیں۔ تمام بدن زخمی ہر مرہم کہاں کہاں لگائی جائیگی +

دوست

ازراہِ کرم اس اخبار کے صفحہ ۲ والے مضمون کو ضرور ملاحظہ فرماویں

منیجر

اطلاع عام

گورنمنٹ کریسنکر افسوس ہوا ہے۔ کہ بعض بدنیت اشخاص کرنسی نوٹوں کو بٹالے بغیر لینے سے انکار کرتے ہیں۔ اسطرح انکار کرنا بالکل ناجائز ہے۔ کیونکہ کرنسی نوٹ قانونی طور پر اُن پر مندرجہ رقم کے برابر ہوتے ہیں۔ اور اس لئے ان کی قیمت اسی قدر چاندی کے روپوں کے برابر ہوتی ہے۔ چنانچہ گورنمنٹ اپنی واجب الوصول جملہ رقوم مثلاً معاملہ زمین وغیرہ کی ادائیگی میں ہمیشہ نوٹوں کو بخوشی لیتی ہے۔ اور اسی طرح قرضہ جنگ کی بابت بھی نوٹ لئے جاتے ہیں اسی طرح ہر ایک شخص کو اختیار ہے کہ وہ اپنے بنک کے قرضوں کی ادائیگی میں کرنسی نوٹوں کو اُن پر مندرجہ رقوم کے عوض دے۔ اسکا قرض خواہ اسکو یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ قرضہ کی رقم روپیوں یا کسی دیگر سکہ کی شکل میں ادا کرے +

خبر ہے۔ کہ پنجاب میں نظر بندوں کے متعلق مشورہ کی کمیٹی آنریبل جسٹس فلبرفورس اور جسٹس شادی لال پر مشتمل ہوگی۔ کمیٹی مذکور کے معزز ممبر صاحبان پنجاب گورنمنٹ کو نظر بندوں کے متعلق اپنا مشورہ دیں گے +

کلکتہ میں گذشتہ سال ملاوٹی گھی کے انسداد کیلئے جو قانون پاس ہوا تھا۔ اس کا نتیجہ یاس انگیز ہے۔ حالت یہ ہے۔ کہ اب بھی کلکتہ میں ملاوٹی گھی بڑی بھاری مقدار میں فروخت ہوتا ہے خوشی کی بات ہے۔ کہ گورنمنٹ عالیہ نہروں کی تیاری کیلئے سرگرمی سے کام کر رہی ہے۔

خبر ہے کہ لاٹ بیکری کے گورنر عنقریب فرانس کو روانہ ہونیوالے ہیں

پنجابی زبان کی ترقی اشاعت پر اعتراض کچھ عرصے ہمعصر "ملاپ" لاہور جو سکھوں کا ایک مشہور اخبار ہے اسپر زور دیرہا ہے کہ پنجاب میں اردو یا ہندی کی بجائے "پنجابی" کو رائج کیا جائے۔

اب "پنجابی" بھی "زبانوں" میں شامل ہونے لگی ہے۔ جسکا کوئی سر ہے نہ پیر۔ اور نہ ہی پنجابی کی اینگ گرائمر تیار ہو سکی ہے پنجابی زبان کی نزاکت نور املاحظہ ہو۔ اگر ہم مدرسہ یا سکول کا

(شیخ محمد نصیب کے اہتمام سے قادیان میگزین پریس میں چھپکر شیخ محمد یوسف کیلئے شائع ہوا)

میں نہ چلا

ابھی وقت ہے بچانا ہے تو بچالو

جسکی چمک تھی چند گھڑی وہ شہر رہوں میں
یا ماں سا نشان سر راہ گذرہوں میں

آج کل نور جس نازک حالت سے گذر رہا ہے۔ وہ کوئی پوشیدہ امر نہیں ہے۔ ہاں ایسی حالت میں جبکہ نور محض قوم کی بے پرواہی اور سرد مہری سے سسک رہا ہے ایسی حالت میں اگر میری روح خوش ہے۔ اور مجھے اطمینان ہے۔ تو محض اسبات پر کہ نور پر یہ بلا جو نازل ہوئی۔ کڑا وقت آیا۔ اور ایسا مشکل وقت جبکہ نہایت بُری طرح نور کی ہستی کے لالے پڑے ہوئے ہیں اور اسکی حالت منجدھار میں بہتے ہوئے اُس مسافر کیطرح ہے جو کنارے پر کھڑے لوگوں کو اپنی مدد کے لئے بلا رہا ہو مگر لوگ بہت ہی کم توجہ کریں۔ مگر نور کی حالت اس منجدھار میں پڑے ہوئے مسافر سے بھی نازک ہے۔ کیونکہ مسافر کو تو اپنی کسی غفلت کی وجہ سے اس مصیبت کو جو موت کے منہ تک کم نہیں منہ دیکھنا پڑا۔ مگر ایڈیٹر نور کو یہ خیال ہے کہ مجھے جو یہ مصیبت کا منہ دیکھنا پڑا۔ وہ نور کا ہونہار پودہ جس کی میں نے خون جگر سینچ کر آبیاری کی تھی۔ اس کا مرجھا جانا میری قطعاً کسی غفلت کا نتیجہ نہیں بلکہ یہ شعر میری منہ بولتی حالت کا نقشہ ہے ؎

میں نے پہلے سامنے ان کے تو خنجر رکھ دیا
پھر کلیجہ رکھ دیا دل رکھ دیا سر رکھ دیا

ایک وقت تھا جبکہ نور گیارہ بارہ سو کے درمیان شائع ہوتا تھا۔ اور قادیان کے اخبارات میں سے کسی خوش نصیب اخبار کو ہی اسقدر اشاعت نصیب ہوئی ہوگی۔ اگر میں یہ کہوں کہ اسوقت نور قادیان کے اخبارات میں سب سے زیادہ چھپنے والا تھا یا نور کی اشاعت قادیان کے ایک کامیاب سے کامیاب اخبار سے کسی صورت میں کم نہ تھی۔ تو شاید یہ مبالغہ نہیں ہوگا۔ اخبار تو بہت عرصہ تک اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں چھپتا رہا ہے۔ میں نے کبھی بل وغیرہ سنبھال کر نہیں رکھے۔ حساب دیکر باقی حساب کی رسید لے لی اور بل وغیرہ چاک کر دیئے۔ مگر کل مجھے حسن اتفاق سے اسلامیہ سٹیم پریس والوں کا ایک بل دفتر کو صاف کراتے ہوئے مل گیا۔

جس کا عکس درج ذیل کیا جاتا ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

مکرمی جناب شیخ صاحب

اخبار ۱۱۰۰ کا رسال ہے۔ چھپائی ۱۲ روپیہ فی کاپی۔ ۱۴ پیسے سابقہ اور للوع ۱۴ اس اخبار کے جملہ ۱۲ روپے ارسال فرما کر مشکور فرماویں۔ تاکہ حساب طول نہ پکڑے۔ اور آپ کو حساب کی تکلیف نہ ہو۔ نیازمند

۱۰-۱۲-۱ مظفر الدین (منیجر اسلامیہ سٹیم پریس لاہور)

اس سے اندازہ لگالو کہ ۱۹۱۰ء میں اخبار گیارہ بارہ سو چھپتا رہا ہے۔ میگزین کے سپیشل کیس کو چھوڑ کر قادیان کے اور اخباروں کو شاید ہی اسقدر اشاعت کا منہ دیکھنا نصیب ہوا ہو۔ اور یہ اسوقت کی حالت ہے جبکہ مجھے کہیں باہر تبلیغ کے لئے نہیں جانا پڑتا تھا۔ اور میری سب توجہ اخبار کی بہتری پر ہی خرچ ہوتی تھی مگر ع

اے روشنیٔ طبع تو بر من بلا شدی

۱۹۱۱ء سے مجھے باہر لیکچروں پر جانے کا اتفاق شروع ہوا۔ جس حالت میں بھی حکم ملا خواہ گرمی خواہ سردی۔ خواہ عسر خواہ یسر غرضیکہ جس حالت میں بھی باہر تبلیغ پر جانے کا ارشاد ہوا۔ بدوں کسی چون اور چرا اور حیل حجت کے بسر و چشم وہاں پہنچا۔ اور جس جگہ انسان جاتا ہے۔ وہاں ہفتہ عشرہ ضرور لگ جاتا ہے۔ بعض جگہ تو پندرہ پندرہ روز رہنا پڑا۔ جسکا یہ نتیجہ ہوا کہ کبھی اخبار بیوقت اور کبھی دو دو نمبر اکٹھے نکلنے شروع ہوئے۔ اور ادھر اشاعت گرنی شروع ہوئی۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ میں باہر جاتا ہوں۔ وہاں سے معاوضہ یا اخبار کی توسیع اشاعت میں فائدہ ہوتا ہوگا۔ جسطرح دوستوں کا یہ خیال غلط تھا کہ مجھے انجمن سے کچھ معاوضہ ملتا ہوگا۔ اس سے کئی درجہ بڑھ کر یہ غلط ہے۔ کہ باہر سے کچھ امانت ملتی ہوگی۔ ڈیرہ اسمٰعیلخاں کا میری زندگی میں پہلا واقعہ ہے جہاں لوگوں کے دل میں اخبار کی امانت کا سوال پیدا ہوا۔ ورنہ امانت کا خیال دل میں بھی لانا۔

این خیال است و محال است و جنوں

سے کم نہیں۔ البتہ اس کے برخلاف بہت سی مثالیں پیش کیجا سکتی ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کی زندگی کا واقعہ ہے۔ کہ خوشاب کے لوگوں نے حضرت صاحب کو جوابی تار دی کہ یہاں آریہ سماج سے مباحثہ ہے۔ آپ ایڈیٹر نور کو جلد بھیجدیں۔ گرمی کا موسم تھا۔ دوپہر کے وقت حکم ملا کہ ابھی جاؤ۔ ایک چاکر کو کیا عذر ہو سکتا ہے۔ اسیوقت تیار ہوا اور دوسرے روز ۱۲ بجے خوشاب پہنچ گیا۔ آگے ہماری خوش قسمتی یا بدقسمتی سے آریہ سماج کا مبلغ مقابلہ پر نہ آیا۔ اور کسی دوسری جگہ چلا گیا۔ پھر کیا تھا۔ ہمارے بھائیوں کا جوش تو صرف مرغ بازی دیکھنے پر ہی منحصر تھا جوش سرد پڑ گئے۔ وہاں ایک دو لیکچر ہوئے۔ جب میں واپس آنے لگا۔ تو اس سے دو چار گھنٹے قبل ہمارے دوست یہ کانا پھوسی کر رہے تھے۔ دو آنے وہ ڈالے چار آنے یہ ڈالے اسطرح کرایہ کیا جائے۔ مگر میں نے بھی یہ کانا پھوسی سن لی۔ میری غیرت بھلا اسکو کب گوارہ کرنے والی تھی۔ میں نے صاف انکار کر دیا کہ آپ کو تکلیف اٹھانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ مگر انہوں نے زبردستی نصف کرایہ میرے گلے مڑھ دیا۔ اور نصف اپنی گرہ سے خرچ کرنا پڑا۔ اب اس سے بھی ایک عجیب و غریب واقعہ سنئے۔ مجھے ہمیر پور جانیکا ارشاد ہوا۔ وہاں مکرم مفتی محمد صادق صاحب اور مکرم میر قاسم علی صاحب پہلے ہی پہنچے ہوئے تھے۔ ان دنوں میں ہمیر پور کا کرایہ واپسی ۵ سے کم نہیں تھا۔ مکرم مفتی صاحب اور میر صاحب نے تو کرائے لے لئے اور ہمیں یہ حکم ملا کہ آپ کو کرایہ ہاں بذریعہ منی آرڈر پہنچ جائیگا۔ پنجاب میں ایک صوبجی منش جلسن بھگت کے نام سے ہوتے ہیں آپ فرماتے ہیں ؎

ہتھیں دیئے ہتھیں لیئے ہتھیں بتھیں مکے۔ ایسا کون جلتاں جو پچھوں گھلے

KHILAFAT LIBRARY

بھلا مجھے کون سنکھلائے۔ میں خوب سمجھتا تھا۔ کہ پیچھے کون بھیجیگا۔ مگر میں نے اشارتاً اور کنائتاً بھی اس امر کو نہ جتلایا کہ کرایہ مجھے اسیوقت چاہیئے۔ بلکہ ایسا ہی خوش تھا کہ جس طرح کرایہ میری پاکٹ میں پڑا ہوا ہے۔ سماسۃ میں سخت بیمار ہو گیا۔ پانچ روز کا پنور اور ایک ہفتہ سے زیادہ اٹاوہ پڑا رہا۔ تو پھر کہیں سفر کے قابل ہوا۔ وہ وقت جاتا اور یہ آتا ہے۔ کرایہ کس نے بھیجنا تھا۔

ابھی تھوڑے ہی عرصہ کی بات ہے۔ کہ مجھے کہین تبلیغ پر جانا پڑا مولوی قطب الدین صاحب اور مولوی شیخ عبدالرحمن صاحب بھی میرے ساتھ تھے۔ جب کرایہ کی باری آئی تو وہ ایک ایک روپیہ کر کے دینے لگے۔ غیرت نے پسند نہ کیا اور کئی دفعہ دل چاہا کہ اسطرح کا کرایہ فوراً انکی طرف پھینک دیا جائے۔ مگر محض اس خیال سے کہ کسیکو ابتلا نہ آئے۔ کڑوے گھونٹ پی کر خاموش ہو رہا۔

ایک دفعہ مجھے ایک لمبے سفر پر جانے کا اتفاق ہوا۔ میرے ساتھ مکرم ماسٹر عبدالرحیم بھی تھے۔ اس لائن پر انٹر نہیں تھا۔ ہمارے دوست جو باقاعدہ تنخواہیں لیتے ہیں۔ اگر کہیں انٹر نہ ہو تو سیکنڈ میں سفر کر لیتے ہیں مگر میں نے محض اس لئے کہ انجمن کا نقصان نہیں ہونا چاہیئے۔ تھرڈ میں ایک نہایت لمبا سفر اختیار کیا۔ جہاں تھرڈ کے ڈبوں میں آدمی مرغیوں کیطرح بھرے ہوئے تھے۔ غرض یہ سخت سے سخت تکلیف اختیار کی اپنی صحت کو خطرہ میں ڈالا۔ مگر انجمن کے نقصان کو روا نہ رکھا۔ حالانکہ اگر ایسی صورت میں میں سیکنڈ میں سفر کرتا تو شرعاً۔ قانوناً ہر طرح سے جائز تھا۔ واقعات بہت سے ہیں۔ اور اس سے زیادہ تکلیف دہ ہیں۔ مگر ان کے جتلانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ یہ بھی محض اس لئے عرض کیا گیا۔ کہ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ میں کسی دنیوی فائدہ کے لئے باہر جاتا ہوں۔ وہ دوست اس سے کسی حد تک اندازہ لگالیں۔ کہ میں محض حضرت صاحب کے حکم سے باہر تبلیغ پر جاتا ہوں۔ اور ان کے حکم کو بجالانا دو جہانوں کی سعادت سمجھتا ہوں۔ معاملہ نہیں خواہ ایک بھی خریدار نہ رہے۔ ورنہ اپنی مرضی سے تو میں قادیان سے ایک قدم باہر نکالنا بھی پسند نہیں کرتا۔

مگر اب سوال یہ ہے۔ کہ کیا ایسی حالت میں قوم کا یہ فرض نہیں تھا کہ وہ ایک مجاہد بھائی کی اعانت کیلئے۔ اپنے ہاتھوں کو آگے بڑھاتی۔ جبکہ وہ دیکھتے تھے کہ باہر تبلیغ پر جانیکی وجہ سے نور کی اشاعت دن بدن گر رہی ہے۔ اور ایک مجاہد پرچہ جو سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کے اہم فرض کو بجالانے والا تمام ہندوستان میں ایک ہی پرچہ ہے۔ تو کیا ایسی حالت میں ناظرین کرام کا یہ فرض نہیں تھا کہ وہ میرے لئے اسقدر اعانت مہیا کر دیتے کہ جس سے میں بفکری کے ساتھ ایک نائب ایڈیٹر رکھ سکتا۔ جو میری عدم موجودگی میں اخبار وقت پر نکال سکتا۔ اور اخبار کو کسی قسم کا ضعف نہ پہنچتا اور مجھے یہ روز بد دیکھنا نصیب نہ ہوتا۔ اور بیچارہ نور جوانی میں ہی اسطرح موت کے گھاٹ نہ اترتا ؎

میں کیا جانوں چمن کہتے ہیں کسکو آشیاں کیسا
کھلیں آنکھیں تو میری خانۂ صیاد میں آکر

ایک وقت میں انسان ایک ہی کام کر سکتا ہے۔ یا تو میں باہر جاکر تبلیغ کروں لیکچر دوں۔ اور یا وقت پر لوگوں کو اخبار پہنچاؤں۔ ایک وقت میں دو کام کسطرح ہو سکتے ہیں۔ جس طرح میں اپنے ضروری سے ضروری کاموں کی بھی پرواہ نہ کرتے ہوئے۔ حتےٰ کہ اپنے عزیزوں اور خویش اقارب کی سخت سے سخت تکلیف کی بھی پرواہ نہ کرتا ہوا محض خدا کے لئے باہر تبلیغ پر جانا مقدم سمجھتا ہوں تو کیا قوم پر فرض نہیں ہے کہ وہ بھی محض خدا کے لئے نور کی اعانت کو اپنا مقدم فرض سمجھے۔ ہمارا مالٹو تو دین کو دنیا پر مقدم کرنا ہے۔ آریہ سماج کا مشہور اخبار پرکاش جسکی اشاعت ساڑھے تین ہزار ہے۔ اس نے فی الفور اپنے اخبار کی قیمت سے چار کر دی اور دو ہزار روپیہ کے لئے اپیل کی جو ایک ماہ کے اندر اندر ہی جمع ہو گیا۔ صرف اسی پر ہی اکتفا نہیں ہے۔ اسکی قوم نے اپنے اخبار کو قائم رکھنے کے لئے اعانت کا کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑا۔ لالہ گنگا رام صاحب آریہ جو شملہ میں معمولی درجہ کے وکیل ہیں۔ مگر اپنے مذہب کے ساتھ خاص اُنس کا مادا رکھتے ہیں۔ وہ ایڈیٹر پرکاش کو لکھتے ہیں کہ "میں نے آپ کو زبانی کہا تھا۔ کہ جب تک پرکاش اپنے پاؤں پر کھڑا نہ ہو جائے۔ تب تک میں پچاس روپیہ ماہوار دیا کرونگا۔ سو پہلی قسط ارسال خدمت ہے۔ قبول فرمائیں۔ کاش کہ میرے پاس روپیہ ہوتا۔ اور میں پرکاش کی ضرورت کے لئے دو ہزار ہی پیش کر دیتا۔ لیکن بالوجود نہ ہونیکے باوجود بھی میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ پرکاش کے لئے جان تک دینے کے لئے تیار ہوں"۔

پرکاش کے ایک دوسرے خریدار ڈاکٹر سیتہ پال جو امرت سر میں اپنی نہایت معمولی پریکٹس رکھتے ہیں۔ وہ ایڈیٹر پرکاش کو لکھتے ہیں کہ "آپ کی اپیل پڑھکر میرے دل کو چوٹ لگی۔ کہ آپ کو اپیل کرنے کی ضرورت ہی کیوں محسوس ہوئی۔ مجھے اپنا حصہ پیش کرتے ہوئے شرم آتی ہے۔ کیونکہ یہ بہت تھوڑا ہے۔ لیکن پھر بھی میں پیش کرتا ہوں۔ دو سو روپیہ میں نقد پیش کرتا ہوں اور اگر آپ چاہیں تو پچیس روپیہ ماہوار اسوقت تک دیتا رہونگا۔ جب تک پرکاش اپنے پاؤں پر کھڑا نہ ہو جائے"۔

پیارو! خیال کرو کہ پرکاش کی اشاعت ساڑھے تین ہزار ہے۔ اور وہ تین کی بجائے چار روپیہ سالانہ چندہ کر دیتا ہے۔ دو ہزار کی اعانت کے لئے اپیل کیجاتی ہے۔ جو ایک ماہ کے اندر اندر ہی پوری ہو جاتی ہے۔ اور ایسے دل چلے خیر خواہ پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو پچاس پچاس اور پچیس پچیس روپیہ ماہوار دینے کو تیار ہو جاتے ہیں۔

مگر دوسری طرف دیکھو۔ وائے برحال۔۔۔ نور جو تمام ہندوستان میں سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کے اہم فرض کا اکیلا ہی ذریعہ ہے جس کے کارہائے نمایاں کے اپنے اور بیگانے سب معترف ہیں۔ مخالفین اسلام کا مقابلہ کرنا جس کا فرض اولیٰ ہے۔ جو اسلام کا بہترین مجاہد پرچہ ہے۔ اور جسکے سامنے خدا کے فضل سے کوئی مخالف ٹھیر نہیں سکتا الزامات کی گرد و غبار کو دور کر کے اسلام کا منور چہرہ لوگوں کے سامنے پیش کرنا جس کا فرض اولیٰ ہے۔ اور خدا کے فضل سے بہت سی مردہ روحیں جسکے معرکۃ الآرا مضامین کو پڑھ کر مشرف بہ اسلام ہو چکیں جس نے مذہبی دنیا میں ایک تہلکہ مچا دیا۔

جس کے زبردست مضامین کے سامنے نہایت ہی زبردست سے زبردست مخالفین کو بھی سوائے سر تسلیم خم کرنے کے کوئی چارہ نہ سوجھا۔ چنانچہ ابھی ایک خط سردار ٹھاکر سنگھ صاحب کا ملا۔ جو ٹرکی میں ڈپلومیٹ ہیں۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

بخدمت شریف جناب ایڈیٹر صاحب جی دام اقبالہٗ

بعد از ادائے آداب کے عرض ہے۔ کہ میری نظر سے ایک چھوٹا سا ٹریکٹ آپ کا چھپایا ہوا ملا جس سے ظاہر ہوا کہ گرو نانک صاحب نے جناب حضرت گورو بابا مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کے اوتار لینے کی بابت پہلے ہی پیشگوئی کی تھی۔ کہ وہ گورداسپور کے ضلع میں زمیندار کے گھر میں بھگت کبیر جی سے بھی بڑے خدا کے پیارے ہونگے۔ اور مذہب بھی ان کا اصلی مذہب تھا۔ سو میرے دل میں بھی اس بات نے گھر کر لیا ہے۔ کہ یہ بالکل ٹھیک ہے کیونکہ ان کا چولہ بھی عربی میں ڈیرہ بابا نانک میں

موجود ہے۔ سو دل میں خواہش پیدا ہوئی ہے کہ کل جگ کے اوتار مسیح موعود کی کرامات (معجزے) ملاحظہ کر کے اُن پر عمل کیا جاوے۔ اور دوسروں کو بھی راہ حق پر لایا جاوے۔ سو عرض ہے کہ اگر گورو نانک صاحب کے اسلام مذہب کا پیرو ہونے کی بابت اور موجودہ ان کے جانشین مسیح موعود کی بابت آپ نے کوئی کتاب بنائی ہو جس سے ظاہر ہو۔ کہ ہندو مذہب گورو نانک کے خلاف ہے۔ اور ان کا اصلی مذہب اسلام تھا۔ تو میرے نام وہ کتابیں برائے مطالعہ ارسال کریں۔ آپ کا تابعدار

نانک ٹھاکر سنگھ ڈرافسمین پلٹن نمبر ا چھاونی رڑکی (یوپی)، ضلع سہارنپور ۱۸-۶-۱۷

مگر افسوس کہ ایسا بینظر مجاہد پرچہ محض قوم کی سرد مہری اور بے پرواہی سے دم توڑ رہا ہے کیا چار سو اشاعت پر بھی آج کل کی قحط سالی میں کوئی اخبار قائم رہ سکتا ہے۔ خدارا غور کرو کہ دیگر مذاہب والے اس آڑے وقت میں کس دریا دلی سے اپنے اخبارات کی اعانتیں کر رہے ہیں چنانچہ کرسچن کامن ویلتھ کے نام سے لنڈن سے ایک عیسائی اخبار شائع ہوتا ہے۔ اس نے اپنی اعانت کے لئے اپیل شائع کیا

جسمیں ۲۰۲۴ پونڈ (۳۰۳۶۰ روپیہ) ہاتھوں ہاتھ جمع ہو گیا۔ اور ابھی اعانت کا دروازہ بند نہیں ہوا۔ اگر ولایت کے مذہبی اخبارات کو اپیلیں کرنے کی ضرورت محسوس ہوتی تو اس سے بیچارے ہندوستان کے مذہبی اخبارات کی حالت کا اندازہ لگالو۔ اور پھر بیچارا نور جسکی اشاعت صرف چار سو ہے یہ بات آپ لکھ رکھیں۔ کہ اگر آپ کی اس وقت کی بے پرواہی اور غفلت سے تمام ہندوستان میں سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کا اکیلا ذریعہ اخبار نور بند ہو گیا۔ تو پھر آپ پیچھے پچھتائینگے۔ مگر بعد میں پچھتانے سے کیا فائدہ۔

یہی وقت ہے مدد کا بچانا ہی تو بچالو

آپ کے جواب کا منتظر

محمد یوسف اڈیٹر نور

سب سے پہلے ستیارتھ پرکاش ضبط ہونی چاہیئے

ہم نہیں چاہتے تھے۔ کہ اسوقت آریہ سماج کے متعلق لکھا جاتا۔ مگر آریہ اخبارات کے جوشیلے ایڈیٹر جن کے لئے کوئی مشغلہ چاہیئے۔ اور جن کی اس صدی سے بڑھی ہوئی جوشیلی سپرٹ سے مجبور ہو کر حال ہی میں آریہ سماج کے لیڈر سوامی شردھانند سابق مہاتما منشی رام نے ان کیلئے خطرناک فتویٰ دیا تھا۔ مگر اس کیلئے زیادہ تر سوامی دیانند صاحب کی کتب اور آپ کا طرز عمل ذمہ دار ہے

سوامی دیانند سیاسی میدان میں

اوّل اوّل سوامی دیانند صاحب نے اپنے ہمعصر ریفارمروں مثلاً بابو کیشب چندر سین بابو نوتن چندر رائے راؤ بہادر بھولاناتھ۔ سر سید احمد مرحوم کی خدمت میں اپیل کی تھی۔ کہ آؤ ہم تمام ایک سلک میں منسلک ہو کر ہندوستان کا بیڑا پار کر دیں۔ اور بھارت بھومی (ہندوستان) کی جے کا نعرہ گونجائیں۔ اس اس کے شہزادے اور صلح کل دیوتا اور ہر دلعزیز فرشتہ کی ان سیاسی دلچسپی ..... کو دیکھکر بعض نیکدل انسان ان کے دام تزویر میں آ بھی گئے مگر جوں جوں آریہ سماج کے بانی کی سیاسی چالوں کے عملی نمونے ہمارے ہموطنوں کے سامنے ظاہر ہوئے اور آریہ سماج کے لوگوں کو اپنے سے غیر جماعتوں کا اور ان کی مفید انسٹی ٹیوشنوں کے ساتھ بلا لحاظ اسکے کہ وہ جماعتیں ہندو تھیں یا مسلمان عملی سلوک نمایاں طور سے سامنے آئے توں توں ان کے ہاتھی کے دانت ظاہر ہونے لگے۔ جوں جوں انکی مذہبی پبلکیشنوں (کتابوں) کی عام اشاعت ہونے لگی۔ ہاں تمام راز طشت از بام ہونے لگا توں توں لوگوں کو انکی سخت گیری کی اسپرٹ کی جھلک نمایاں ہونے لگی۔

ایک آریہ لیڈر کی آریوں کے رویہ سے بیزاری

ان کی حرکتوں ..... سے تنگ آکر لاہور کے ایک مشہور لیڈر لالہ ہرکشن لال بی۔ اے بیرسٹرایٹ لا جنکا بہت سے مفید عام ملکی کاموں کے ساتھ نہایت گہرا تعلق ہے۔ اور جنکو اپنے جاری کئے ہوئے کاموں کے متعلق مختلف لوگوں سے اسپرٹ (Spirit) کا تجربہ حاصل ہے وہ اخبار ٹریبیون مورخہ ۲۷- جون ۱۹۰۹ء میں لکھتے ہیں۔ کہ اس فریق نے خالصہ کالج کی مخالفت کی اس فریق نے دیال سنگھ کالج کے خلاف شور مچایا۔ پنجاب نیشنل بنک پر اپنا تصرف جمایا۔ اس فریق نے ہندو یتیم خانوں پر اپنا قابو کیا

یہ قابل اعتراض سپرٹ کہاں سے آئی

میرے دوستو! آپ حیران ہونگے۔ کہ آریوں میں یہ قابل اعتراض سپرٹ کہاں سے پیدا ہوئی۔ مگر اس کا جواب صاف ہے۔ ہندوستان کی اور سب قوموں کی نسبت ان میں ایک بہت افسوسناک چیز پائی جاتی ہے۔ کہ یہ لوگ مختلف مذہبی عقیدہ رکھنے والوں سے صرف بیجا نفرت ہی نہیں کرتے۔ بلکہ ان کو جہاں تک ہو سکے بُرے سے بُرے ناموں سے یاد کرنے اور ان کیساتھ نہایت تعصبانہ اور ناواجب ہاں سخت تعصبانہ سلوک کرنے کی مذہبی طور پر باقاعدہ تعلیم دیگئی ہے۔ جو آریہ سماج کے ان مسلّم گرنتھوں کا مطالعہ کرنیکے بعد جنکی آریہ سکولوں۔ گرو کلوں۔ کالجوں میں آریہ گھروں اور سماجوں میں عورتوں مردوں۔ لڑکوں۔ لڑکیوں میں تعلیم دیجاتی ہے۔ اور جنکی گھونٹی انہیں روز پیدائش سے پلائی جاتی ہے۔ اسی کا ہی یہ اثر ہے۔ کہ آریہ دوست مذہبی اور مجلسی امن میں دخل دے رہے ہیں ہاں یہ فخر آریہ سماج کو ہی حاصل ہے۔ کہ وہ ایسی تہذیب اور ذہنی اور روحانی آزادی کے زمانہ میں ظاہر ہو کر نہ صرف پراچین (قدیمی) ہندو کتابوں میں سے ایسی تنگ ظرفی کے بچن (قول) ڈھونڈ ڈھونڈ کر ان کی از سر نو اشاعت کر رہے ہیں۔ بلکہ ان پر اپنی طرف سے نمک مرچ لگا کر حاشیہ پردازی اور رنگ آمیزی کے ذریعہ اپنی مختلف تحریروں میں اپنی تعلیم کا خوب زور شور سے پرچار کر رہے ہیں۔ کہ جس سے اور تو اور خود ہندو قوم ہی آپس میں کٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو کر ختم ہو جائے۔ ہم آگے چلکر آریہ سماج کے بانی کی تعلیم میں سے اقتباس لیکر معہ اپنے ضروری ریمارکس کے درج کرتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ ہمارے ہموطن انہیں غور سے مطالعہ کریں۔

ستیارتھ پرکاش کی مصنف کے نزدیک عیسائی موسائی مسلمان حتی کہ سناتنی اور ہندو بھی کل فرقہ جات دہریہ ہیں

آریہ سماج کے بانی اپنی مشہور ستیارتھ پرکاش کے دوسرے اڈیشن مطبوعہ ۱۸۸۴ء کے گیارہویں سملاس

KHILAFAT LIBRARY

میں صفحہ ۱۱۳ پر منوجی کے حوالے سے لکھتے ہیں۔ کہ منوجی کہتے ہیں۔ کہ "جو وید و نندک تندا ارتھات ایمان تیاگ وردھ اچرن کرتا ہے وہ ناستک ہے"۔ منوجی کا اصلی بچن "ناستکو وید نندکا" جسکے صاف معنی یہ ہیں۔ کہ وید کی نندا کرنیوالا ناستک (دہریہ) ہے۔ یہ مسئلہ اپنے طور پر بھی بہت تنگدلی کا مسئلہ ہے۔ لیکن پنڈت دیانند صاحب نے "نندا" کے لفظ کی تشریح کرکے منوجی کے مذکورہ بالا قابل اعتراض بچن کو اور بھی وسیع کر دیا ہے۔ اس کی رو سے نہ صرف وید نہ ماننے والے مثلاً عیسائی۔ یہودی مسلمان اور سکھ وغیرہ لوگ ہی دہریہ ہیں۔ بلکہ وہ ہندو اور آریہ لوگ بھی جو ویدوں کی ہر ایت کے خلاف آچرن (عقیدہ) رکھتے ہیں۔ وہ بھی دہریہ ہیں۔ بھائی جواہر سنگھ صاحب سابق سکرٹری آریہ سماج لاہور اور سکرٹری خالصہ کونسل امرتسر نے اپنا چشم دید واقعہ علانیہ بیان کیا تھا۔ کہ خود سوامی دیانند صاحب کے دل میں اپنے مسلمہ الہی کلام یعنی وید کے لئے کچھ بھی عزت نہ تھی۔ ایک وقت امرتسر میں وہ بگھی پر سوار ہوتے وقت ویدوں کو اپنی جائے پشت کے نیچے رکھ کر ان کے اوپر خود بیٹھ گئے تھے۔ خیر یہ ایک جملہ معترضہ تھا اسی پر ہی بس نہیں آگے ستیارتھ پرکاش کے اسی صفحہ پر سوامی صاحب نے دہریہ کا فتوے دینے کے لئے اپنے چیلوں کے ہاتھ میں اور بھی خطرناک ہتھیار دیدیا ہے۔

جو ویدوں کے علاوہ دیگر کتب کو مانتے ہیں۔ دہریہ ہیں

جو جو گرنتھ وید ورودھ ہیں (ان) کا پرمان کرتا جانو ناستک ہوتا ہے" اسکا سلیس اردو ترجمہ وہ کتب جو وید کی تعلیم کے برخلاف ہیں۔ ان کی عزت کرنیوالا دہریہ ہوتا ہے۔ اب عام ہندو جو پرانوں اور منوسمرتی کے سوائے باقی سمرتیوں اور کثرت سے تنتر شاستروں وغیرہ وغیرہ کو "پرمان" کے لایق یعنی قابل تقلید خیال نہیں کرتے اسی طرح سناتنی صاحبان جو نیوگ جیسی اعلےٰ اور افضل تعلیم کے نام کو سن کر ہی ناک بھوں چڑھاتے ہیں۔ اور آریہ صاحبان کے نزدیک وہ وید کے خلاف چلتے ہیں۔ وہ دہریہ قرار دیئے جا سکتے ہیں۔ اور ان کے ماتھے پر موٹے حروف میں دہریہ کا لائبل لگ سکتا ہے۔ اسی پر ہی اکتفا نہیں آگے اور دیکھئے۔

سوامی دیانند سیاست یافتہ لوگوں اور دہریوں کو جلاوطن کرتے ہیں

دہریہ کو جلاوطن کردو۔ اب دہریہ کی اسقدر وسیع تعریف کو اچھی طرح سے سمجھ لینے اور ذہن نشین کر چکنے کے بعد یہ سوال کیا جا سکتا ہے کہ کیا ہوا اگر اتنے شخصوں کو دہریہ کا خطاب دیدیا گیا۔ اگر سب کے سب ہندو بھی بظاہر ویدوں کے ماننے کا دم بھر کر ایشور پر میشور کے مدعی ہو کر دہریہ بن گئے۔ کیا ہوا۔ اگر پرم متی ایشور کی بھگتی کرنیوالے برہمو صاحبان۔ کیا ہوا اگر ۳۳ کروڑ دیوتا کا کھنڈن کرکے اللہ اکبر کا نعرہ بلند کرنیوالے مسلمان۔ کیا ہوا اگر ست کرتار کا جاپ کرنیوالے سکھ صاحبان اس انیسویں صدی کے ویدک ریفارمر کی تعلیم کے بموجب دہریہ کہلائے جانے کے مستحق ہوں۔ ہاں سوال کیا جا سکتا ہے۔ کہ کیوں صاحب تم ناستک کے لفظ سے اسقدر کیوں گھبرا رہے ہو۔ جبکہ اسکی تشریح کیگئی ہے۔ مگر ہمیں جو چیز سوامی صاحب کی اس تعلیم میں اپنے ملک اور قومی نوجوانوں کے خطرہ کا سامان دکھلا رہی ہے اور اسکے خطرناک نتائج کو سامنے لاکر خوف زدہ کر رہی ہے۔ وہ اس ویدک دھرم کے نئے ہادی اور نئے رشی اور مہارشی کا وہ نادر حکم ہے۔ کہ جو ناستک کی مذکورہ بالا وسیع تعریف کرنے کے بعد ایسے خطاب کے مستحق لوگوں کیلئے دھرم اور ویدک نام سے صادر فرماتے ہیں چنانچہ ناظرین حیرانی سے معلوم کرینگے کہ اس روشنی کے زمانہ میں ظاہر ہو کر اور بظاہر کتنے ہی تعلیم یافتہ لوگوں کا ہادی کہلا کر سوامی صاحب موصوف نے اپنے ستیارتھ پرکاش کے مذکورہ بالا اپدیش کے تیسرے سمولاس کے صفحہ ۵۲ پر لکھنے کی جرأت ہاں صریح حکم فرمایا ہے کہ جو وید اور ویدانوکول آپت پرشوں کیلئے شاستروں کا ایمان کرتا ہے۔ "اس ویدنندک ناستک کو جاتی پنکتی اور دیش سے باہر کر دینا چاہیئے" یعنی وہ شخص جو ویدوں پر عمل نہیں کرتا۔ اسے قوم وقطار اور ملک سے باہر کر دینا چاہیئے۔

معزز ناظرین! اس انیسویں صدی کے ویدک ریفارمر اور آریوں کے رشی بلکہ مہارشی کا مذکورہ بالا ناطق حکم پڑھو۔ اور اسکا جو حصہ ہم نے انڈر لائن کیا ہے اسکی طرف توجہ کرو۔ اور اسمیں جو عیسائیوں اور مسلمانوں کو ملک سے نکال دینے کا حکم صادر کیا گیا ہے۔ اس کی گہرائی کیطرف دھیان لے جاؤ۔ اور اس کے نتیجہ پر غور کرو۔ اگر خدانخواستہ اس حکم کو عمل میں لانیکا آرین لوگوں کو موقع ملجائے۔ تو اس ملک کے اندر رہنے والے پورپینوں۔ دیسی عیسائیوں یہودیوں مسلمانوں۔ جینیوں اور سکھوں وغیرہ کے متعلق جو کہرام مچ سکتا ہے۔ ہاں شور محشر برپا ہو سکتا ہے۔ اس نظارہ کو ذرا پانچ منٹ کیلئے اپنی آنکھوں کے سامنے لاؤ۔ بلکہ خود ان ہندو لوگوں کے لئے جو آرین لوگوں کے نزدیک ان کے وید اتوکول وید بھاشیہ اور ان کے خیال کے مطابق اس زمانہ کے ایک ہی وید انوکول آپت پرش یعنی سوامی دیانند سرسوتی جی کی تصنیف کردہ کتب مثلاً ستیارتھ پرکاش اور سنسکار ودھی وغیرہ پر ایمان نہ لانیوالے اور نیوگ جیسی ۔۔۔۔ تعلیم کو نہ ماننے والے ہوں۔ اور اس وقت ایسے لوگوں کی تعداد کروڑوں میں ہے۔ اور جوں جوں سنسکرت کا پرچار اور آرین لوگوں کے گرنتھوں کی اشاعت ہوتے جا رہی ہے۔ توں توں ماننے سماج کی من گھڑت معنوں کو دیکھنے والے لوگوں کی تعداد اور بھی بڑھتی جا رہی ہے۔ ایسے ہندوؤں کے لئے بھی جو مصیبت کھڑی ہو سکتی ہے۔ ان کیلئے ان کے پیارے ملک اور ان کی پیاری قوم میں سر چھپانا تک محال ہو سکتا ہے۔ ذرا اس بھیانک نظارہ کو اپنے سامنے لاؤ۔ اور ایسی حالت میں مذکورہ بالا قول کے مطابق ایک دن ہندوؤں کے خاندان میں ہی شور محشر بپا اور اینٹ سے اینٹ کھڑک جانیکا اندیشہ ہو سکتا ہے۔ ذرا اس خیال کو اپنے دلمیں لاؤ۔ تو آریہ سماج کے بانی کی تعلیم کی اصلی سپرٹ کا نتیجہ آپ پر کھل جائیگا اور اس انیسویں صدی کے صلح کل دیوتا کی تعلیم اپنے اصلی رنگ میں ظاہر ہوئے بغیر نہ رہ سکیگی۔ اور پھر یہ امر کہ جس رفتار سے آریہ سماج آجکل چل رہی ہے اور جس تیزی سے آریہ سماج کی گاڑی کا پہیہ اس قابل اعتراض سمت کیطرف رفتار ہے۔ اس سے اس بھیانک دن کا اس منحوس دن کا اس ملک کے اندر کسی وقت آجانا ناممکن نہیں۔ آج جبکہ آریہ صاحبان کے قبضہ میں ایک گاؤں بھی نہیں۔ تو اس قسم کی نظموں کا پرچار کرتے ہیں۔

"شوق سے کوئی زخم سینے پہ کھاؤ تم بھی
ہو رہے ہیں چاروں طرف سے ہزاروں حملے
نکلو میدان میں اب خون بہاؤ تم بھی"

سیر شہزادپور ضلع انبالہ میں ایک آریہ اوپدیشک نے علانیہ اپنے لیکچر میں یہ کہا تھا۔ کہ جن گاؤں میں ناستک (ویدوں کو نہ ماننے والے) آباد ہوں اس گاؤں میں نہ رہنا چاہیئے۔ گویا یا تو خود نکل جانا چاہیئے یا ان لوگوں کو نکال دینا چاہیئے۔ اسی طرح آرین پرچارک

KHILAFAT LIBRARY

(واعظ) کہلم کہلا ایسا پرچار (وعظ) کرتے ہیں۔ جبکہ ان کے ہاتھ میں سوائے نوکدار قلم اور نوکدار زبان کے اور کچھ بھی نہیں۔ ورنہ ایسی سپرٹ کے حامی وامداعلم کیا کچھ نہ کر گذاریں۔ مگر ناظرین ذرا ٹھہر جائیں۔ اس حد سے بڑھی ہوئی آزاد سپرٹ کی نسبت پنڈت دیانند صاحب کی تحریروں میں جو اور بھی زیادہ افسوسناک ہدایتیں موجود ہیں انہیں مطالعہ کیجئے

سوامی جی کے نزدیک یورپین لوگ راکھس ملیچھ ہیں

اگر سوامی جی کی فراخدلی یہاں تک ہی محدود رہتی تو بھی غنیمت تھا مگر نہیں ان کے ید طولے نے اور بھی دست درازیوں کے ثبوت دیئے ہیں جنہیں پڑھ سن کر دل کانپ اٹھتے ہیں۔ سوامی جی نہایت نرمی کھما اور پریم کے سبھاؤ کو لیکر راکھس ملیچھ بے ایمان کا خطاب دینے کے لئے اچھے سے اچھے مذہبی عقیدے تہذیب نہایت اعلےٰ سے اعلےٰ سوسائٹی اور ایسے دارمک جگیاسو (باخدا انسان) جو شب و روز خدا کی یاد میں گذار رہے ہیں۔ ان کی اعلےٰ سے اعلےٰ زندگی کا بھی کچھ خیال ملحوظ خاطر نہیں رکھا۔ چنانچہ ستیارتھ پرکاش کے دوسرے ایڈیشن کے آٹھویں سملاس ۲۲۵ صفحے پر لکھا ہے۔ جو آریہ ورت دیش سے بہن دیش ہے۔ وہ وسیو دیش اور ملیچھ دیش کہلاتا ہے۔ اس سے بھی یہ سدھ ہوتا ہے کہ آریہ ورت سے بہن پورب دیس سے لیکر ایشان اتر وایو پچھم دیشوں میں رہنے والوں کا نام وسیو اور ملیچھ تتھا اسر ہے۔ اور نیرت دکھن تتھا اگنے دیشوں میں آریہ دیش بہن رہنے والے منشوں کا نام راکھس ہے۔" اس کا سلیس اردو میں ترجمہ یہ ہے۔ جو ہندوستان کے علاوہ ملک ہیں وہ ملیچھ لوگوں کے ملک کہلاتے ہیں۔ اس سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ آریہ ورت کے سوائے اس کے مشرقی ملک سے لیکر شمال مشرق۔ شمال مغرب اور مغربی ملکوں کے رہنے والوں کا نام وسیو ملیچھ اور اسر ہے۔ اور جنوب مغرب "جنوب" اور جنوب مشرق کی طرف میں آریہ ورت دیش سے باہر رہنے والوں کا نام راکھس ہے۔ گویا اس تعلیم کی رو سے جاپان۔ چین۔ تبت۔ فارس۔ روم۔ انگلینڈ۔ فرانس۔ یا ستھانے متحدہ امریکہ وغیرہ وغیرہ ملکوں کے رہنے والے سب لوگ وسیو۔ ملیچھ اور اسر ہیں اور امریکہ کے وسطی اور جنوبی حصہ لنکا اور آسٹریلیا اور سیام وغیرہ ملکوں کے لوگ راکھس ہیں۔ واہ!

سبحان اللہ! اس انیسویں صدی میں کیسی کشادہ دلی۔ روشن دماغی اور "عالمگیر" مذہب کی تعلیم اور مذہبی بردباری کا کیا اعلےٰ نمونہ ہے! لیکن ناظرین ابھی اور آگے چلیئے۔

جو ویدوں کو نہیں مانتے وہ صفحۂ دنیا پر نہ رہنے پاویں

دھریہ صفحہ دنیا پر نہ رہنے پاویں اس سے پہلے سوامی جی کا ناطق حکم وید ورودھی یا دوسرے لفظوں میں دھریوں کو دیش جاتی اور پنکتی سے نکالدینے کے متعلق اوپر درج کیا گیا ہے۔ اب اپنے ویدونکی منوہر بانی سے جو دُر افشانی فرمائی ہے۔ وہ حسب ذیل ہے۔ دیکھو رگوید الجھاشیہ مطبوعہ سمت ۱۹۴۵ بکرمی صفحہ ۲۷ پر رگوید کے پہلے اسٹک کے پہلے ادھیائے کے ساتویں ورگ کے پانچویں منتر کے پچھلے حصہ کا بھاوارتھ یا خلاصہ مطلب" اور جو ناستک تنڈک وادی ہورت منش ہیں۔ وے سب ہم لوگوں کے نواس ستھان سے دُور چلے جائیں کنٹو تشیچ کرکے اور دیشوں سے بھی دُور ہو جائیں۔ ارتھات ادھرمی پرش کسی دیش میں نہ رہیں"۔ خوب جی خوب! سنو جی مہاراج نے تو اپنے دیش سے اُن لوگوں کو نکالنے کا حکم دیا تھا۔ لیکن یہ انیسویں صدی کا ویدک ریفارمر رشی مہارشی امن کا شہزادہ صلح کل دیوتا ہر دلعزیز فرشتہ کچھ اور بھی آگے بڑھا۔ آہ! کل جو بھارت بھومی کا بیڑا پار کرنے کا موجد تھا۔ آج اہل ہند کو یہ پیغام سنا رہا ہے۔

آہ! کل جو بنی نوع عامہ کو ایک سلک میں منسلک کرنے کے بڑے طول طویل عہد و پیمان کرتا تھا۔ آج انہیں جھاڑوں کی سینکوں کی طرح بکھیر رہا ہے۔ واہ! کیا فیاضی اور فراخدلی کی تعلیم ہے۔ کیا اسی تعلیم کی بنا پر آریہ سماج کے بعض جوشیلے اُسے "عالمگیر" "ویدک دھرم پکار پکار کر خوش ہوا کرتے ہیں۔ ہماری دلی آرزو ہے کہ خدا..... کو ناخن دے ورنہ شہنشاہِ برمن کے اس وحشیانہ حکم کی طرح

Give no quarter to the Enemy.

یعنی دشمن کو کوئی جگہ ٹھہرنے کے لئے مت دو اس ویدک ریفارمر کے پیرو اس امن کے شہزادہ کے حکم سے ہتھیار سے مسلح ہو کر دنیا میں کیا کچھ آفت برپا نہ کر سکتے۔ ہم اس نظارہ کو سامنے لاکر ہی کانپ اٹھتے ہیں۔ کہ جب اس انوکھے ویدک دھرم کے حامی پیرو ہندوستانیوں کو ہی چن چن کر اپنے ملک نہیں صفحہ ہستی سے دُور کرنے میں مصروف ہوں۔

میرے دوستو! ذرا اس پُر آشوب نظارہ کو اپنی آنکھوں کے سامنے لاؤ۔ اور اس دیوتا کے انوکھے مگر ناطق حکم کی گہرائی کیطرف اپنی توجہ لے جاؤ۔ تو معلوم ہو جائیگا۔ کہ اگر خدا ان کو ۱۰ منٹ کے لئے بھی مالک یا مختار بنا دے تو یہ جماعت کس طرح کہرام اور شور محشر بپا کر سکتی ہے۔ اور اگر نرمی کھما دیریم (مہربانی) کے احکام یہاں تک ہی محدود رہتے تو بھی غنیمت تھا۔ مگر ابھی ذرا اور آگے چلیں۔ دردناک اور دلخراش احکام کی فہرست ملاحظہ فرماویں۔ جنکا خیال کرنے سے ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور بدن کو لرزہ چھڑ جاتا ہے۔

آریہ بھے دنی بھی ضبط ہونی چاہیئے

میرے دوستو! مبادا کسی کو وید کا ناطق حکم سمجھنے میں شک رہ جائے۔ اس لئے ویدک منتر صرف اوپر کا ہی نادر حکم صادر کرکے تسلی نہیں پاتے۔ بلکہ وہ ایک اور کلام اس بھولی بھٹکی دنیا پر صادر فرماتے ہیں۔ اور ویدک منتر ایک دعا یا پرارتھنا کا ذکر ان خوبصورت الفاظ میں کرتے ہیں کہ جسکا خیال آتے ہی بدن کو لرزہ چھڑ جاتا ہے۔ اور بیباکی ... ... کے گھٹا ٹوپ سیاہ بادل اُمڈ چلے آتے ہیں اور بقول آریہ صاحبان کے جو گرشی دوارہ (ذریعہ) ویدوں کے اصل منشار کو سمجھنے والے لاثانی پنڈت دیانند صاحب الیشور کی رچی ہوئی دعا کو الیشور بانی سے چن چن کر ایک پرارتھنا پستک (دعاؤں کی کتاب) جن کا نام وہ آریہ بھی دنی رکھتے ہیں۔ درج کرتے ہیں۔ تاکہ آریہ لوگ وید کے اُپدیش کو زیادہ آسانی سے اور جلدی جلدی سیکھ لیویں اور غلطی نہ کھاویں۔ اور کما حقہ واقف ہو جاویں۔ وہ دعا یہ ہے۔ اس آریہ بھی دنی کے چھوٹے ایڈیشن مطبوعہ سمت ۱۹۵۶ بکرمی کے صفحہ ۵۰ پر آریہ سماج کے رشی بلکہ مہارشی صاحب رگوید اشٹک اول ادھیائے پہلا ورگ کے منتر کا دکھیان (ذکر) یوں درج فرماتے ہیں۔

ویدوں کے مخالف اپنی جڑ سمیت غرق ہو جائیں

اور جو ناستک ڈاکو چور۔ پشو ہنس گھاتی مورکھ دشٹ ملیچھ ہنسا آدی دوش یکت اتم کرموں میں دشمن کرنیوالے سوارتھی۔ سوارت ساد ہن میں تت پر وید ودیا ورودھی انارید منش وسرب ناشکارک

KHILAFAT LIBRARY

یگیہ میں بگھن ڈالنے والے ہیں ان سب دشمنوں کو مول سہت نشٹ کرو۔

خوب! سنو! اے بھارت دیش (ہندوستان) کے رہنے والو سلکانو۔ عیسائیو۔ یہودیو۔ سکھو۔ بدھ ازم والو۔ پارسیو وید کا حکم ہے۔ کہ جو لوگ سودکھ یعنی ان پڑھ ہلوں۔ سوارتھی یعنی خود غرض ہوں گوشت خور یا شکاری ہوں۔ اچھے کاموں میں بگھن ڈالنے والے ہوں۔ ویدک علوم کے مخالف ہوں۔ اور وید ونکا اپمان یعنے نہ ماننے والے ہیں۔ وہ دہریہ ہیں۔ انہیں جڑوں سمیت غارت کر دینا چاہیے۔ واہ کیا کہنے ہیں۔ وید کی کتنی بڑی دیا (مہربانی) اور پراپکار (بندہ نوازی) ہے مگر مشکل ہے۔ تو یہ ہے کہ وید کا یہ حکم مان کر اس حکم کے ایک یا دوسری دفعہ کی رو سے آریہ سماجیوں کا کوئی ہی مرد زندہ رہ سکے۔ اور پھر وید کی اس آگیا کا پرچار (وعظ) کون کریگا۔ اور پھر بقول آریہ اخباروں کے آریہ سماج میں خود غرض اور رنگ میں بھنگ ڈالنے والے بشو اس گھمانی تو بہت ہیں۔ افسوس ویدنے اپنے ویدک دہرمیوں کی بھی رکھشا (حفاظت) نہ کی مگر ابھی بس نہیں آگے اور لیجئے۔

مخالف ہمارا مذہب قبول کریں یا ہمارے غلام ہوں یا مر جائیں

اگر سوامی صاحب کی مہربانی کے احکام کا دائرہ یہاں تک ہی محدود رہتا۔ تو بھی غنیمت تھا۔ مگر انکے نرم سبھاؤ دیالتا نے وہ وہ احکام ویدوں سے چن چن کر نکالے ہیں۔ کہ جسکا خیال آتے ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے اپنے مخالفوں کو ختم کرنے یا انہیں غلام بنانے یا اپنا مذہب قبول کرانے کے متعلق جو عمدہ عمدہ ہدایات اپنے پیراؤں کو دی ہیں وہ اپنی نظیر آپ ہی ہیں۔ چنانچہ آپ وید کے مذکورہ بالا کلام کی تفسیر کرتے ہوئے ستیارتھ پرکاش آریہ بھاشی کے صفحہ ۱۸ پر تحریر فرماتے ہیں۔

"برہمچریہ گرہست وان پرست سنیاس آدمی دہرم الو ستھان برت رہت وید مارگو چھیدت ناریوں کو یتھا یوگ شاسن کرو جس سے وے بھی شکچھا یکت ہو کے ششٹ ہون اتھوا انکا پران انت ہو جائے کبھا ہمارے دیش میں ہی رہیں گویا سوامی صاحب اس پر ارتھنا (دعا) میں یہ ظاہر فرماتے ہیں کہ جن لوگوں نے برہمچریہ (تجرد) گھرست دان (خانہ داری) پرست اور سنیاس نہ رکھا ہو۔ مثلاً خود سوامی صاحب نے گھرست خانہ داری اور آریہ سماج کے کثرت سے لیڈروں نے برہمچریہ (تجرد) وغیرہ نہیں رکھا۔ ایسے لوگ یا تو ہماری سکھیا یا تعلیم کو قبول کریں۔ یا انکی زندگی کا خاتمہ ہو جائے۔ یا ہمارے بس میں ہو کر رہیں۔ اب کہو پنڈت دیانند صاحب کے ویدک دہرم کے مخالف بھارت واسیو (ساکنان ہند) سناتن دہرمی۔ ہندو یا سکھ یا برہمو۔ یا مسلمان یا عیسائی۔ وموسائی صاحبان اب آپکو ان تینوں باتوں میں سے کونسی بات منظور ہے یا تو ویدک مذہب قبول کرو۔ یا زندگی سے محروم ہو جاؤ۔ یا ویدک دہرمیوں کی غلامی اختیار کرو

غیر آریونکا مال و اسباب اور عورتیں لوٹو اور بانٹو

آریہ دوستو۔ اب آپ ذرا پنڈت لیکھرام صاحب آریہ مسافر کے رسالہ جہاد مطبوعہ ۱۸۹۲ء کے صفحہ ۵ کے ساتھ اس ویدک حکم کا مقابلہ کرو۔ جہاں وہ سورہ تلق بد کا ترجمہ کرتے وقت مسلمانوں پر اعتراض کرتے ہیں مگر آگے اور چلیے۔ وید کا حکم ہے کہ دشمنوں کا مال و اسباب اور عورتیں لوٹو اور بانٹو۔ اب اس الوکھی تعلیم میں سے صرف دشمن کی عورتیں اور مال لوٹنے کا معاملہ باقی رہگیا۔ سو اگر اس بارے میں ویدک کلام سوامی جی کی مدد نہ کرتا۔ تو آریوں کی مذہبی تعلیم اور ویدک دہرم اس پہلو میں ادھورا رہجاتا تھا۔ بھلا سوامی صاحب ایسے کسطرح گوارا کر سکتے تھے۔ اور یہ کمی منوسمرتی کے حوالہ سے پوری کی جسے وہ ویدوں کے مطابق قرار دے چکے ہیں۔ چنانچہ آپ اپنی ستیارتھ پرکاش کے دوسرے ایڈیشن کے صفحہ ۱۹۲ پر آٹھویں سملاس میں سمرتی مذکور کے حوالہ سے تحریر فرماتے ہیں۔ اور اس دیوستھا (حکم) کو بھی نہ توڑے۔ کہ جو جو لڑائی میں جس جس بھرتیہ (ماتحت) راجا یا چکہ (افسر) نے رتھ۔ گھوڑے۔ ہاتھی۔ چھتر دھن (روپیہ) دھانیہ (غلہ) گائے۔ آدمی پشو اور استریاں انیک پرکار (قسما قسم) کے سب دریہ (چیزیں) اور گھی تیل آدمی کے کپڑے جیتے ہوں۔ وہی اس کا گرہن کرے۔ پر نتو سہاتھ جن (فوجی لوگ) اس جیتے ہوئے پدارتھوں میں سے سولہواں حصہ راجہ کو دیویں۔ اور راجہ بھی سنیاستھ

ایڈیٹر آریہ گزٹ غور سے پڑھے

ہمارا منشا ہرگز نہیں تھا۔ کہ ہم اسوقت آریہ سماج کے متعلق اپنے قلم کو جنبش دیتے مگر اس کے لئے زیادہ تر آریہ گزٹ کا جو شملا ایڈیٹر ذمہ وار ہے۔ جس کی جنگجو طبیعت ہے اپنے بیگانے یکساں نالاں ہیں۔ ایکطرف یہ اپنی فطرت سے مجبور ہو کر ایڈیٹر پرکاش سے گتھم گتھا ہو رہا ہے۔ مگر اس کے معقول روش اور مدلل طرز کی تاب نہ لاکر یہ اب معزز خواتین کو بدنام کر کے اپنے لئے دین و دنیا کی نیکی سمیٹ رہا ہے۔ تو دوسری طرف بیٹھے بٹھائے لینا ایک نہ دینے دو احمدیہ جماعت جیسی امن جو سوسائٹی اور اس کے واجب الاحترام بانی کو بے نقط اور فحش سنا کر مذہبی دنیا میں ایک نیا شگوفہ کھلانا چاہتا ہے۔ اور اپنے گریبان میں منہ نہ ڈالتا ہوا۔ درثمین جیسی اعلے مذہبی کتاب جس میں حکمت کے موتی اور نکاۃ معرفت کے خزائن بھرے پڑے ہیں۔ گورنمنٹ عالیہ کو اس کے ضبط کرنے کی صلاح دیرہا ہے۔ جس سے مجبور ہو کر ہمیں بھی یہ لکھنا پڑا ہے۔ کہ آپکی کتب مقدسہ میں اس سے کئی درجہ بڑھکر ۲ ہے۔ اگر آپ کے قول کے مطابق درثمین ضبط کرنے کے قابل ہے۔ تو ستیارتھ پرکاش اور آریہ بھے دنی وغیرہ اس سے بہت پہلے ضبط کئے جانیکے قابل ہیں اب بھی ہم ایڈیٹر آریہ گزٹ کو نہایت خیر خواہی سے یہ مشورہ دیتے ہیں۔ کہ خدارا وہ اس نازک وقت میں اس بحث میں پڑنے سے اجتناب کرے ورنہ ہم آریہ سماج کی مذہبی کتب سے ایسے ایسے حالات پبلک میں لانے کے لئے مجبور ہونگے جسے مذہبی اور سیاسی دنیا دیکھ کر انگشت بہ دہان رہ جائیگی۔

ایڈیٹر پرکاش کی نئی منطق

ایڈیٹر صاحب پرکاش فرماتے ہیں۔ کہ اگر ستیارتھ پرکاش ضبط کئے جانیکے قابل ہو تو پھر انجیل اور قرآن کی بھی فکر کرنی چاہیئے۔ ہم ایڈیٹر صاحب پرکاش سے دریافت کرتے ہیں کہ کیا آپ ستیارتھ پرکاش کو ویدوں کے برابر سمجھتے ہیں۔ اور دریں صورت وید چار ہونگے۔ یا پانچ اور علاوہ بریں ہر نئے اڈیشن میں تغیر و تبدل سے جو آریہ سماج ستیارتھ پرکاش کی اصلاح کرتی رہتی ہے۔ اس سے سمجھ لو کہ اور تو اور سمجھدار آریہ دوست بھی ستیارتھ پرکاش کو کس درجہ پر رکھتے ہیں اگر ستیارتھ پرکاش سوامی دیانند صاحب کیطرف منسوب ہونے سے آریہ صاحبان کے لئے عزیز ہے۔ تو درثمین جو ہمارے واجب الاحترام بانی کی قابل قدر تصنیف ہے۔ وہ ہمارے لئے عزیز تریں کیوں نہیں ہو سکتی؟

ایک چیلنج

مرتبہ قلم مخدوم مکرم عالیجناب سید عبداللہ آلہ الدین
صاحب احمدی سکندرآبادی

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ واشہد ان
محمدا عبدہٗ ورسولہٗ

امّا بعد

فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین
ایاک نعبد وایاک نستعین اھدنا الصراط المستقیم
صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین
آمین

انسان کے پیدایش کی غرض وغائت

اللہ تعالیٰ نے محض اپنی شان رحمانیت سے تمام کائنات کو بنا کر پھر اپنی سلسلہ مخلوقات میں سے انسان کو شرف و بزرگی کا تاج عطا فرمایا۔ جہاں اس انسان کی خدمت گذاری کے لئے زمینی مخلوق کو اطاعت و فرمانبرداری کا سبق دیا۔ حتیٰ کہ بہت سی جاندار مخلوق کو محض انسان کے آرام و آسائش اور خوراک و لباس و کاروبار کے خاطر پیدا کیا۔ وہاں انسانی اطاعت کے جوا کے نیچے رکھ دینے اللہ تعالیٰ کی حکموں پر اپنی عزیز جانوں کو بھی بے دریغ قربان کر دینے کو اُن پر لازمی قرار دیدیا تو ادھر آسمانی مخلوق اور ملکوتی و قدسی صفات ملائکہ کو ہی دن رات بلکہ ہر لحظہ و ہر ساعت اسی انسانی خدمات کی بجا آوری میں لگا دیا اور اس طرح سے تمام زمینی و آسمانی مخلوق میں انسان کو شرف المخلوقات بنا کر سب میں اس کو معزز و سرفراز کر دیا۔ پس سب کے لئے یہ عظیم الشان احسانات سے اس رحمٰن رحیم مالک نے انسان کو اعزاز بخشا اور تمام عالم کو انسان کی اطاعت و فرمانبرداری میں کسی نہ کسی طرح سے سرگرم بنا دیا ہے تو اب یہاں طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ پھر یہ انسان خود کس کام کیلئے پیدا کیا گیا ہے۔ اور اسکی پیدایش کی غرض و غائت کیا ہے۔ اسکا جواب یہ ہے۔ کہ انسان کو توفیق و مدد خداوندی محض اپنے خالق و مالک کی فرماں برداری میں اپنی جان قربان کرنے اور گردن عبودیت کو آستانۂ الوہیت پر جھکانے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ جیسا کہ اس رب العلمین رحمٰن رحیم مالک یوم الدین خدا نے ہمیں ایاک نعبد و ایاک نستعین سے یہ پاک سبق سکھلایا اور پھر اسکے بعد انسان کو اپنے غرض شناسی کیطرف متوجہ کرنے اور اس کو بخوبی جتلانے کے لئے صاف طور پر اپنے مقدس منشا کو اس طرح ظاہر فرما دیا کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ۝ سورہ ذاریات ع ۔ یعنی امیر و غریب پوشیدہ و ظاہر۔ الغرض ہر نفس محض اُس مالک و پالنہار کی عبادت کیلئے ہی پیدا کیا گیا ہے اگر غور کریں تو معلوم ہوگا۔ کہ عبادت خداوندی و اطاعت الٰہی سے انسان کا اپنا ہی بڑا فائدہ ہے۔ یعنی وہ انسان جو اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایسا کامل یقین رکھتا ہے۔ کہ گویا اللہ تعالیٰ کی نظر ہر دم اس پر ہے اور وہ اُس کے ہر ایک فرمان کو اپنے ہر ایک قول و فعل پر ایسا مقدم رکھتا ہے کہ اس کے خلاف کوئی عمل کرنا اپنے لئے موت سمجھتا ہے۔ تو جب انسان اس طرح اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان قربان کرنے پر تیار ہو جاتا ہے۔ تو اس کو اس دنیا میں ہی ایک نئی زندگی بخشی جاتی ہے۔ جس کے معنیں وہ رحمٰن و رحیم ایسی نوازشات کرتا ہے کہ گویا اسکو اس جہان میں ہی جنت ملجاتی ہے۔

اسلام کا خدا رب العلمین ہے

اب یہ تمام باتیں انسان کو کسطرح معلوم ہو سکیں۔ پس اس لئے اللہ تعالےٰ نے دنیا کی ہر ایک قوم میں نبی ان ہی کی زبان میں مبعوث کیا جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِہٖ لِیُبَیِّنَ لَھُمْ سورہ ابراہیم ع ۔ یعنی ہم نے نہیں بھیجا کوئی رسول لیکن اسی قوم کی زبان میں تاکہ انکو صاف طور سے سمجھا دیا جائے۔

چونکہ اللہ تعالیٰ رب العالمین ہے اس لئے اس نے دنیا کی تمام قوموں کو اپنی نعمت سے سرفراز کرنا چاہا۔ اور اسی لئے ہر ایک قوم میں اُس ہی زبان کا نبی مبعوث کیا تب ہی تو ہم مانتے ہیں کہ ہندو قوم جو حضرت کرشنؑ کو اور پارسی قوم جو حضرت زردشتؑ کو اور عیسائی قوم جو حضرت عیسےٰؑ علیٰ نبینا وعلیھم الصلوٰۃ والسلام کو اپنا نبی مانتی ہے۔ تو وہ بیشک اللہ تعالیٰ کیطرف سے مبعوث کئے ہوئے رہبر و راہنما انبیاء تھے۔ مگر ہم یہ بات ہرگز نہیں مان سکتے۔ کہ حضرت کرشنؑ نے ہندو قوم کو بُت پرستی کی تعلیم سکھلائی ہو۔ اور حضرت زردشتؑ نے پارسی قوم کو آتش پرستی کا سبق دیا ہو۔ جس طرح ہم یہ بات ہرگز نہیں مان سکتے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عیسائی قوم کو یہ تعلیم دی ہو کہ وہ خدا ہیں یا خدا کے بیٹے اس لئے ان کی پرستش کیجائے۔ کیونکہ جس قرآن شریف سے ہم کو اس بات کا پتہ لگتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے دنیا کی تمام قوموں میں اپنے نبی مبعوث کئے ہیں تو اسی قرآن سے ہمکو اس بات کا بھی ثبوت ملتا ہے کہ ان تمام قوموں کو ایک ہی قسم کی اصل تعلیم سکھلائی گئی تھی۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کی توحید کے متعلق تھی۔ جیسا کہ اس نے اپنے پاک کلام میں فرمایا ہے وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ کُلِّ اُمَّۃٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰہَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ سورہ نحل ع ۔ یعنی البتہ تحقیق ہم نے ہر ایک قوم میں رسول بھیجا مگر یہ ہدایت کے ساتھ کہ تم اللہ ہی کی عبادت کرو۔ اور طاغوت سے بچو۔

اس آیت شریف سے صاف ظاہر ہو گیا۔ کہ گو اللہ تعالےٰ نے دنیا کی تمام قوموں میں اپنے نبی مبعوث کئے اور ان تمام کے ذریعہ جو اصل تعلیم اُن قوموں کو دیگئی تھی۔ وہ توحید کی تعلیم تھی۔ مگر ہر ایک قوم نے اپنے مذہب کی اصل شکل بگاڑ دی۔ اس کا سبب یہی ہے کہ وہ لوگ اپنے نبیوں کی وفات کے بعد رفتہ رفتہ ان کی اصل توحید کی تعلیم سے دور ہوتے گئے اور قسم قسم کے مشرکانہ رسوم کو اپنے مذاہب میں داخل کر بیٹھے جسطرح عیسائیوں نے حضرت عیسےٰؑ کی نسبت کیا ہے پھر بھی اللہ تعالےٰ نے چاہا کہ ان کو دوبارہ راہ راست پر جمع ہونیکا موقع دے۔ اس لئے اس نے پھر اُن ہی قوموں میں وقتاً فوقتاً نبی مبعوث کئے۔ مگر وہ لوگ اپنے غلط خیالات اور مشرکانہ رسوم ہی کو سچا مذہب سمجھ بیٹھے تھے۔ اس لئے اکثر لوگ اسی پر اڑے رہے۔ اور حق کے قبول کرنے سے انکار کر دیا جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا کُلَّمَا جَآءَ اُمَّۃً رَّسُوْلُھَا کَذَّبُوْہُ سورہ مومنوں ع ۔ یعنی پھر ہم نے ایک کے بعد ایک رسول بھیجے مگر جب کبھی کسی قوم میں اس کا رسول آیا تو انہوں نے اس کی تکذیب کی اس کے بعد وہ وقت آیا جب کہ اللہ تعالےٰ نے یہ چاہا کہ دنیا کی تمام قوموں کیلئے ایک ہی دستور العمل اور کامل مذہب ہو اس لئے اُس نے ہمارے آقائے نامدار سرور انبیا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم کے ذریعہ اسلام کا مذہب قائم کیا اور فرمایا کہ وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ وَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ سورہ

ع جسطرح قوم تعلیم پا سکے۔ قوم سے مراد عام یا خاص ہیں۔ عرب باعتبار خصوصیت غیر عرب باعتبار عمومیت ۱۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخی المکرم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ کاغذ جسقدر شدت سے دن بدن گراں ہو رہا ہے۔ وہ آپ اس امر سے بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جو کاغذ اخباری پیمائی پہلے عہ رقم ملتا تھا۔ آج کل وہ پانچ روپیہ کو ملنا بھی مشکل ہو رہا ہے۔ مگر قیمت اخبار میں صرف آٹھ آنہ (۸ر) کا اضافہ جس میں سے اضافہ قیمت کے نصف دی۔ پی تو وصول ہو گئے۔ اور اور نصف واپس آ گئے۔ حیرت۔ تعجب۔ حالانکہ ایک آریہ اخبار کے ایڈیٹر کو جب اپنی اخبار کی قیمت میں اضافہ کرنا پڑا۔ تو اس کے پانچ ہزار دی۔ پیوں سے صرف دس واپس ہوئے۔ اور یہاں تین صد میں ڈیڑھ صد واپس۔ ع

ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بہ کجا

اس وقت نور کی خریداری صرف ۳ و ۴ صد کے درمیان ہے۔ اور آئندہ توسیع اشاعت کا یہ عالم ہے۔ کہ گزشتہ ماہ میں صرف دو نئے خریدار ہوئے۔ اور دس گئے۔ قوم کے اس سلوک نے میری کمر کو توڑ دیا اور میں اخبار کے لئے بہتر حالات کے میسر آنے تک بند کرنے کے لئے آمادہ ہو گیا تھا۔ کہ حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح ثانی جو نور کیلئے اپنے اندر خاص ہمدردی اور سرپرستی کا مادہ رکھتے ہیں۔ بذریعہ گرامی نامہ تحریر فرمایا۔ کہ "میں انشاء اللہ آپ کے لئے دعا کرونگا۔ اور اخبار کے لئے تحریک بھی کرونگا۔ آپ ہمت نہ ہاریں"۔ ان الفاظ سے میرے منجمد خون میں کچھ حرارت پیدا ہو گئی۔ کہ تمام ایک دفعہ قوم کے سامنے ان ناگفتہ بہ حالات کو رکھ دوں۔ اگر پھر بھی قوم نے کچھ توجہ نہ کی۔ تو پھر یہ خدا کے حضور جوابدہ ہو گی۔ کہ اس نے ایک ایسے مجاہد اور غازی پرچہ کی اعانت سے کیوں منہ پھیرا۔ جو تمام ہندوستان میں سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کا واحد ذریعہ تھا۔

حضرت مسیح موعودؑ سے لے کر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی تک کی ارادت خاکسار ایڈیٹر نور کے کام کے متعلق اس عریضہ کے صفحہ ۲ پر ملاحظہ فرماویں۔ اور اس کے علاوہ مخالف اخبارات سکھ صاحبان اور آریوں تک کی ارادت بھی اب اس عریضہ کے صفحہ ۳ پر ملاحظہ کریں۔ غرضیکہ اپنے اور بیگانے سب اس امر کے معترف ہیں۔ کہ تمام ہندوستان میں صرف نور ہی ایک ایسا اخبار ہے۔ جو سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کا اکیلا ذریعہ ہے۔ گویا ایسے مجاہد اور غازی پرچہ کی مدد کرنا اپنی مدد آپ کرنے کے مصداق ہے۔ اس وقت نور پر بہت نازک وقت ہے۔ نور ایک خاص رقم کا مقروض ہے۔ آئندہ کے لئے توسیع اشاعت کا سلسلہ بند ہے۔ اور اشاعت قلیل بلکہ اقل یعنی ۳ و ۴ صد کے درمیان ہے۔ یہی وقت ہے مدد کرنے کا ورنہ بعد کی مدد کا کچھ فائدہ نہیں ؎ جب مر گئے تو آئے ہمارے مزار پر
پتھر پڑیں صنم تیرے ایسے پیار پر

آپ اسوقت تین طریقوں سے اخبار نور کی مدد کر سکتے ہیں۔
اوّل۔ آپ اسی عریضہ کے صفحہ ۲ پر جناب قبلہ حضرت امیر حامد شاہ صاحب کا گرامی نامہ ملاحظہ فرماویں۔ جس میں انہوں نے ہر ایک ذی مقتدر احباب کو اس آڑے وقت میں کم از کم دس روپیہ (عہ) کی رقم اعانت کے لئے اپیل کی ہے۔ اور اگر ایسے پچاس ذی مقتدر احباب بھی پیدا ہو جائیں۔ تو پانصد روپیہ کی رقم جمع ہو سکتی ہے قرضہ کے بوجھ اور دیگر مشکلات جس نے ہماری چھاتی پر سخت وزنی پتھر رکھا ہوا ہے۔ کچھ ہلکا ہو سکتا ہے۔ خدا دوستوں کے دلمیں یہ درد پیدا کر دے۔ اور وہ اس نازک وقت میں ایک غازی اور مجاہد پرچہ کی دست گیری فرما کر ثواب دارین کے وارث بنیں۔

دوم۔ جو دوست مبلغ دس روپیہ (عہ) نہیں دے سکتے۔ وہ نور کے لئے دس دس خریدار پیدا کر دیں۔ اور اگر یکدم دس خریدار نہ دے سکتے ہوں۔ تو جس قدر ممکن سے ممکن خریدار وہ اس نازک وقت میں ایک غازی اور مجاہد پرچہ کے لئے جو تمام ہندوستان میں سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کا اکیلا ذریعہ ہے۔ کو دے سکتے ہیں۔ دے کر دعاء اور شکریہ کا موقعہ دیں۔ اور خدارا اس میں سستی کو ہرگز کام میں نہ لاویں۔ کیونکہ اخبار نور پر اس سے زیادہ نازک وقت نہیں آئیگا۔

سوم۔ جو دوست ان مذکورہ بالا تجاویز پر عمل نہ کر سکتے ہوں۔ وہ نور بک ڈپو سے جس کی فہرست اس عریضہ کے صفحہ ۴ پر ہے۔ سے کچھ کتابیں خرید فرما کر اپنے کتب خانہ میں رکھیں۔ یا سکھوں اور آریوں میں تقسیم کر کے اجر عظیم کے مستحق بنیں۔ غرضیکہ اس نازک وقت میں جو بھی آپ ممکن سے ممکن طریقہ اس غازی اور مجاہد پرچہ کی اعانت کے لئے کر سکتے ہیں سے کام لے کر خدا کے حضور اجر عظیم کے مستحق بنیں۔

اشد ضروری تاکید خدارا آپ اس خط کو پڑھ کر ردی کی ٹوکری میں نہ ڈال دیں۔ بلکہ خدا کے لئے ان تجاویز میں سے جونسی تجویز پر آپ عمل کر سکتے ہوں قومی اور مذہبی شان کے مطابق اس کا جواب دیکر مشکور فرماویں۔

آپ کے جواب کا منتظر
خاکسار محمد یوسف ایڈیٹر نور
قادیان ضلع گورداسپور

KHILAFAT LIBRARY

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مبارک ہو وہ جو اس دردمند آواز کو سنے!

حضرت قبلہ میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹ
سے تحریر فرماتے ہیں:-

برادرم مکرم جناب شیخ صاحب۔ السلام علیکم رحمۃ اللہ وبرکاتہٗ
نور کی وسعت اشاعت کے متعلق آپ کی تحریریں بڑے زور سے نکل رہی
ہیں۔ اور باوجود کوئی دقیقہ تحریک اٹھا نہ رکھنے کے ابھی تک قوم
کو حرکت نہیں ہوئی۔ سکھوں اور آریوں کے لئے نور کی روشنی
بہت ہی بابرکت ہے۔ اور اس میں کسی احمدی کو کلام
نہیں ہے۔ کہ آپ کی معلومات ان ہر دو مذاہب
کے مقابلہ میں جو کام کر سکتے ہیں۔ وہ دوسرے
مجاہدین سلسلہ سے ممکن نہیں۔ پھر بھی خدا جانے کیوں
جماعت اس اخبار کی کافی تعداد کے بڑھانے میں ہاتھ نہیں
بڑھاتی۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے اس جلسہ میں خاص تحریک
فرمائی۔ میرا خود بھی یہ خیال خاص ہے۔ کہ آپ کے وجود
سے احمدی قوم دین کی خدمت کا کام جہاں تک ممکن ہو
آپ کی ہر ایک دقت رفع کر کے لے۔ اور قوم کے ذی مقدور
بزرگ مجموعی اتفاق سے آپ کی امداد کی سبیل پیدا کریں
وسعت اشاعت اخبار کے ذریعہ کے علاوہ قوم کی توجہ ایک
ایسی رقم مہیا کر دینے پر ہونی چاہیئے۔ جس سے آپ کو
اپنے مقاصد دینی میں فراغت حاصل ہو۔ میرے خیال میں
کم سے کم پانچسو روپیہ بالفعل آپ کی امداد کے واسطے جمع
ہونا چاہیئے۔ تاکہ آپ کے معلومات سے بذریعہ رسائل
مختلف سکھوں اور آریوں کو آگاہ کیا جائے اور پھر ان
رسائل کو ذی مقدرت احباب بہ تعداد مناسب خرید کر
مفت تقسیم کریں۔ اور اسی طرح پر سلسلہ چلتا رہے۔ اور
اخبار کی اشاعت میں بھی ترقی ہو جائے۔ اگر پچاس احباب
دس دس روپیہ یکدم دیدیں۔ تو پانچ سو کی تعداد یکدم
جمع ہو سکتی ہے۔ خدا کرے۔ کہ قوم کی توجہ ہو جائے۔ اور
آپ کو کچھ سہولت ہو۔ اس بارہ میں میں خود بھی
کوشش کرونگا۔ اور احباب سیالکوٹ کو توجہ دلاؤنگا
اور مبلغ دس روپیہ کی رقم اپنی بھی شامل کروں گا۔
اگر مناسب سمجھیں۔ تو اسے نوٹ کے ساتھ میری اس
تجویز کا اعلان کریں۔ شاید عام تحریک قوم میں پیدا
ہو جائے۔ $5\frac{2}{18}$

خاکسار

حامد۔ سیالکوٹ

KHILAFAT LIBRARY

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی رائے

اگرچہ اس خاکسار کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام

بابرکت اور پُر رحمت صحبت سے صرف چند مہینے ہی مستفیض ہونے کا موقع ملا۔ اللہ تعالیٰ نے میرے وہ چند مہینے بہت ہی بابرکت کئے۔ اور حضرت نے اپنی آخری تصنیف چشمہ معرفت کے آخری اوراق سکھ صاحبان کے متعلق خدمت کا اس خاکسار کو شرف بخشا۔ اور حضرت میری اس ناچیز خدمت سے اسقدر خوش ہوئے۔ کہ حضور نے اپنے گرامی نامہ میں یہ تحریر فرمایا کہ

"السلام علیکم رحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ نے بہت محنت کی ہے۔ خدا تعالےٰ آپ کو جزائے خیر دے اگر ممکن ہو تو اور دو تین روز محنت کر کے دیکھ لو۔"

اس کے بعد جب اور بہت سے حوالہ جات حضور کی خدمت میں عرض کئے گئے تو حضور نے دوسرے گرامی نامہ میں یہ فرمایا۔ کہ

"السلام علیکم رحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء جو کچھ آپ نے کیا بہت خوب کیا ہے۔ اس قدر میرے نزدیک بہت کافی ہے۔"

KHILAFAT LIBRARY

میرے لئے یہ بہت ہی خوشی کا مقام ہے۔ کہ خدا کے پیارے مسیح نے میری خدمات کو قدر کی نگاہ سے دیکھا۔ اور مجھ پر خوش گئے۔ میری خوش قسمتی ہے اگر حضور اور زندہ رہتے۔ تو مجھے اور بھی بہت کچھ حضور کی خوشنودی کا موقع ملتا۔

حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کی رائے

حضرت خلیفۃ المسیح اول نے بارہا اپنے درسوں میں فرمایا کہ سکھوں اور آریوں کے لئے محمد یوسف مجھے ایک ہی آدمی ملا ہے۔ جناب مولوی غلام محمد صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول استاذی المکرم مولوی نورالدین صاحبؓ نے کئی بار فرمایا کہ شیخ محمد یوسف ایڈیٹر نور سکھوں کے مقابل مجھے ایک ہی آدمی ملا ہے۔ مولوی محمد علی صاحب کو کہا کہ کراچی میں ان کے ساتھ کسی اور آدمی کو بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے۔ انشاء اللہ یہی کافی ہونگے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانیؓ کی رائے

جب اخبار نور کا اجراء ہوا تو حضور نے اپنے صحیفہ گرامی میں تحریر فرمایا کہ نور جو ایک پندرہ روزہ اخبار ہے۔ جو آریہ مذہب کی تردید اور سکھوں کو اُن کے گرو کے مذہب کیطرف واپس لانے کے لئے مکرم شیخ محمد یوسف صاحب نومسلم نے جاری کیا ہے۔ جہاں تک میں نے اس کے مضامین کا اندازہ لگایا ہے۔ اخبار آجکل کے مذاق کے عین مطابق ہے۔ اسمیں کئی مضامین آریوں کے متعلق نکل چکے ہیں اسکا نوجوان ایڈیٹر آریوں کو خوب زور سے للکار رہا ہے۔ کہ اگر کچھ زور ہے تو مقابل میں آیئے۔ آریہ سماج کے اخبارات پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انکو بھی اس اخبار سے ایک گونہ خوف معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ آریہ گزٹ اور پرکاش اس کے نکلنے سے بہت گھبرائے ہیں۔ کیونکہ اس اخبار میں اسلام کے بیرونی دشمنوں کا بھی مقابلہ کیا جائیگا۔ اسلئے میں امید کرتا ہوں کہ کیا احمدی اور کیا غیر احمدی ایک اسلامی خدمت سمجھتے ہوئے۔ اس اخبار کی مدد میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرینگے

پیسہ اخبار کی رائے

پیسہ اخبار ایک غیر احمدی اخبار ہے اور سلسلہ عالیہ کیساتھ اسکی عداوت سلم ہے مگر خاکسار ایڈیٹر نور کی مجاہدانہ سعی اور تبلیغ اسلام کی نمایاں کوششوں کو دیکھ کر وہ بھی داد حق دیئے بغیر نہیں رہ سکا۔ چنانچہ "ایڈیٹر نور کا کام نانک پنتھیوں میں" کا عنوان دیکر لکھتا ہے۔ کہ شیخ محمد یوسف صاحب سابق سورن سنگھ دو دن ایڈیٹر نور نے کچھ عرصہ سے سندھ اور صوبہ جات متحدہ میں نانک پنتھی لوگوں میں تبلیغ کا کام جاری کر رکھا ہے۔ چنانچہ ۱۰ و ۲۴ جنوری کے نور سے اور پھر ان کے سندھی اور ناگری پمفلٹوں سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ ان کے دلائل اس بارہ میں کیسے مضبوط اور معقول ہیں۔ کہ بابا نانک اسلام کے دلدادہ اور معترف تھے۔ اور کہ شیخ محمد یوسف صاحب کے کام کی اُن لوگوں میں بھی قدر ہو رہی ہے کہ جنمیں وہ کام کر رہے ہیں۔ ایسے دلائل کے اسلحہ سے مسلح ہو کر جتنے کہ وہ ہو رہے ہیں۔ جس میدان میں بھی جنگ کریں گے کامیاب ہونگے۔"

المشیر کی رائے

المشیر مرادآباد یو۔پی کے مسلمانوں کا ممتاز پرچہ لکھتا ہے۔ کہ قادیان سے ہمارے نومسلم دوست شیخ محمد یوسف صاحب ایک اخبار ایڈٹ کرتے ہیں۔ چونکہ آپ پہلے سکھ تھے۔ اس لئے نانک پنتھیوں میں نہایت خلوص سے تبلیغ اسلام کر رہے ہیں۔ ہندی اور ناگری میں ٹریکٹ چھپوا کر مفت تقسیم کئے گئے۔ مگر فنڈ کمزور ہے۔ اس لئے اہل دل مسلمانوں کو چاہیئے کہ اس کار خیر میں دل کھول کر قدم بڑھائیں۔ محترم معاصر نور کی دستگیری کریں۔ نور کا مشن نہایت مقدس ہے۔ نانک پنتھیوں میں اسلام کی تبلیغ کی اشد ضرورت ہے۔ اس لئے شیخ محمد یوسف صاحب ہر آئینہ قابل ستائش ہیں۔ اور دردمندان ملت کو ضرور انکی حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے۔

سکھ صاحبان کی رائے

سردار سیوا سنگھ صاحب پنشنر پوسٹماسٹر نورپور سی لکھتے ہیں کہ میں ترن تارن سکھ ایجوکیشنل کانفرنس پر جا رہا تھا کہ مجھے دو لڑکے ملے۔ جو لاہور پڑھنے کے لئے جا رہے تھے۔ میں نے انکو نصیحت کی اگر تم دینی اور دنیاوی ہر دو تعلیمات سے آراستہ و پیراستہ ہونا چاہتے ہو۔ تو قادیان میں جاؤ قادیان سے بڑھکر اور کوئی اچھی درسگاہ تمہیں تعلیم حاصل کرنے کے لئے نہیں ملیگی۔ چنانچہ ان لڑکوں نے اسوقت لاہور کا ارادہ ترک کر کے قادیان کا عزم کیا۔" ان دنوں میں نے ہیڈ ماسٹر صاحب سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ لڑکے سکول میں داخل ہو گئے ہیں (نور) اخیر پر بڑے احترام و تکریم سے یہ لکھا ہوا تھا۔ کہ میں عنقریب قادیان آکر حضرت خلیفۃ المسیح کے درشن کرونگا۔

سندھ سے ایک دوست لکھتے ہیں کہ باوا نانک کے مسلمان ہونیکے متعلق ہمارے سندھی ٹریکٹ نے بے نظیر کام کیا۔ نانک پنتھی مانتے ہیں کہ خوب لکھا۔ بہت اسلام کے قائل ہو گئے۔ ایک ہندو دیوان اسسٹنٹ سرجن معہ عیال و اطفال مسلمان ہوا۔ سردار موہن سنگھ صاحب میونسپل کمشنر ترن تارن نے خاکسار ایڈیٹر نور کی تصنیف آریہ دھرم کی پول کی چار سو کاپیاں خرید فرمائیں حالانکہ کسی مسلمان دوست نے اس منظر کتاب آریہ دھرم کی پول کی ایکدرجن کاپیاں بھی نہ خریدیں۔ سردار بھگوان سنگھ صاحب نمبردار موضع جاجو ضلع لاہور سے لکھتے ہیں کہ میں نے لائل گزٹ۔ خالصہ اخبار اور خالصہ سماچار ان تین اخباروں کی خریداری چھوڑ کر آپ کی اخبار کو خریدا۔

آریوں کی رائے

آریوں کا اخبار پرکاش جو نہایت ہی متعصب اخبار ہے۔ اسکو بھی اپنے ۹ مئی ۱۹۱۵ء کے پرچہ میں بدیں الفاظ اخبار نور کی خوبیوں کا اعتراف کرنا پڑا۔ کہ اخبار نور قادیان کے ایڈیٹر سردار سورن سنگھ (محمد یوسف) مہینوں سے اپنے اخبار میں سکھ مذہب کو اسلام کی ایک شاخ بیان کر رہے ہیں اور باوا نانک صاحب کو ایک ماسخ الاعتقاد مومن ثابت کر رہے ہیں اور اسکے ساتھ ہی للکار کر سکھ صاحبان کو مباحثہ کرنیکی دعوت بھی دے چکے ہیں۔ مگر کسی سکھ نے انکے چیلنج کو منظور نہیں کیا۔ کیا خالصہ کیمپ میں کوئی بھی ایسا آدمی نہیں ہے۔ جو ایڈیٹر نور سے مباحثہ کر سکے۔ آریوں کا دوسرا اخبار جو تعصب میں پرکاش سے بھی بڑھا ہوا ہے۔ آریہ گزٹ اپنے اپریل ۱۹۱۶ء کے پرچہ میں لکھتا ہے۔ کہ نور یہ لکھ رہا ہے کہ سکھ مذہب کا بانی اسلام کا پیرو تھا۔ اسکے ثبوت میں وہ بہت کچھ لکھ چکا ہے مگر

نہایت ہی مفید مذہبی کتابیں

KHILAFAT LIBRARY

سوانح عمری باوا نانک } اس کتاب میں نہایت ہی وضاحت اور صراحت سے اس امر کو ظاہر و باہر کیا گیا ہے۔ کہ حضرت باوا نانکؒ راسخ الاعتقاد مسلمان اور ولی اللہ تھے سکھ مذہب سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے اور سکھ صاحبوں میں تبلیغ کیواسطے اس سے بہتر اور کوئی کتاب نہیں ملیگی قیمت مجلد ۱۴ر غیر مجلد ۱۲ر

فتح مبین } ایڈیٹر نور کا ایک زبردست آریہ پنڈت سے مباحثہ جس میں آریہ پنڈت کو اپنے منہ سے اپنی شکست فاش کا اعتراف کرنا پڑا۔ اور سکھ صاحبان نے بھی گواہی دی۔ آریہ مذہب سے واقفیت حاصل کرنیکے لئے نہایت ہی مفید کتاب ہے۔ قیمت ۴ر

گورو کی بانی } ایک ایم۔ اے پروفیسر کے جواب میں کہ باوا صاحب ہندو مذہب سے دور اور اسلامی نور سے بھرپور ہیں۔ اسکی خوبی اس سے ظاہر ہے کہ ہندوستان کے بیس پچوٹی کے اخبارات نے خالصتاً ایڈیٹرنور کے حق میں گواہی دی۔ قیمت صرف ۴ر

آریہ دھرم کا پول } یہ رسالہ حقیقی معنوں میں آریہ دھرم کا پول ہے اس کی خوبی اسی سے ظاہر ہے۔ کہ ایک سکھ سردار ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ پولیس کمشنر نے اسکی ۴۰۰ کاپیاں خرید کر سخت تقسیم کیں۔ غرض قابل دید رسالہ ہے۔ چند کاپیاں موجود ہیں۔ قیمت ۲ر

قدیم ہندوستان کی روحانی تعلیم } یہ وہ معرکۃ الآرا کتاب ہے۔ کہ جسپر ہندوستان کے ۸ چوٹی کے اخبارات نے نہایت ہی عمدہ ریویوز کئے ہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح اوّل نے فرمایا کہ یہ کتاب مجھے اس قدر پسند آئی کہ جبتک شروع سے لیکر آخر تک پڑھ نہیں لیا مجھے چین نہیں آیا۔ بھلا اس سے بڑھکر اور کیا گواہی ہو سکتی ہے۔ صرف چند کاپیاں باقی ہیں۔ قیمت صرف ۸ر

کفارہ } یہ مسیحی صاحبان کا ایک بنیادی مسئلہ ہے۔ اس پر حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے کفارہ نامی معرکۃ الآراء رسالہ لکھا ہے۔ کہ از روئے منقولی و معقولی عقیدہ کفارہ غلط ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ نے اس رسالہ کو بہت پسند فرمایا۔ ہمارے پاس اسکی چند کاپیاں ہیں۔ قیمت صرف ۳ر

شدھی کی اشدھی } آریہ سماج کے مسئلہ شدھی پر برقی روشنی ڈالی گئی ہے۔ منقولی اور معقولی شہادتوں سے اس امر کو واضح کیا گیا ہے۔ کہ آریہ سماج کا مایہ ناز مسئلہ شدھی غلط ہے۔ قیمت صرف ۶ر

نیر اسلام } ایک نومسلم عیسائی کی تصنیف ہے۔ جس میں اس نے اپنے قبول اسلام کے وجوہات اور مسیحی مذہب پر اسلام کی فضیلت اور برتری دکھلائی گئی ہے۔ قیمت ۰۵ر

دین الحق } احمدیت کے متعلق واقفیت حاصل کرنے کیلئے نہایت ہی مفید کتاب ہے۔ قیمت صرف ۸ر

بھارت برکش } آریہ مذہب کے متعلق نہایت ہی مفید کتاب ہے۔ سچ ہے۔ مصنف نے دریا کوزہ میں بند کر دیا ہے۔ قیمت ۸ر

فتح یزدان } ایک دہریہ کے جواب میں نہایت ہی مفید اور معرکۃ الآرا کتاب ہے۔ دلچسپ نکات سے لبریز ہے۔ قیمت ۶ر

تدبیر } تدبیر اور تقدیر پر نہایت ہی معرکۃ الآرا مکالمہ ہے۔ اس نازک مسئلہ پر اسقدر نازک خیالی سے کام لیا گیا ہے۔ کہ بے اختیار واہ وا کا لفظ منہ سے نکل جاتا ہے۔ قیمت ۶ر

کتاب الصرف } عربی زبان کے علم صرف پر حافظ عبدالرحمن صاحب امرتسری کی مقبول عام کتاب قیمت ۸ر

تذکرۃ الذاکرین } شیعہ مذہب کے متعلق واقفیت حاصل کرنے کے لئے ایک نہایت ہی مفید رسالہ ہے۔ قیمت ۱ر

حضرت مسیح کی آمد ثانی } ایک نومسلم عیسائی کی تصنیف مضمون نام سے ہی ظاہر ہے۔ قیمت صرف ۲ر

جھوک مہدی والی :- مشہور و معروف کتاب قیمت ۱ر

اسرار روایات کربلا } شیعہ مذہب کے متعلق واقفیت حاصل کرنے کے لئے یہ بھی ایک نہایت ہی مفید رسالہ ہے۔ قیمت صرف ۱ر

دھرم کی کسوٹی } ایک آریہ لیڈر کے بیس سوالوں کے دندان شکن جوابات۔ قیمت ۱ر

مکالمہ مسلمان و آریہ } مضمون نام سے ظاہر ہے قیمت صرف ۲ر

اقیموا الصلوٰۃ } برکات نماز کے متعلق ایک سکھ نومسلم کی چیدہ شستہ تصنیف قیمت ۲ر

ہدیہ فریدیہ :- قیمت ۱ر نور دل - قیمت ۱ر

مسیح موعود کی تقریروں کا سلسلہ نمبر ۱ قیمت ۱ر

ملنے کا پتہ } **منیجر اخبار نور قادیان ضلع گورداسپور**